پروفیسر عابد صدیق (بہاولپور)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

محرومیٔ موہوم کا بھی اُس کو نہ غم ہو
جس شخص کی امید ترا ذوقِ کرم ہو

کیا حکم ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی
دز دیدہ نگاہی کا سبب دیدۂ نم ہو

وہ نعتِ ہمیشہ رہے روشن سرِ دیوان
جو اسمِ محمد کے اجالے میں رقم ہو

اک عمر ثنا خوانیٔ آقا میں گزاروں
اس پر بھی مری حسرتِ اظہار نہ کم ہو

دم سے ترے صحرا بنے سر چشمۂ تہذیب
فیضانِ قدم سے ترے بت خانہ حرم ہو

اے جس کی سیادت کی خبر لوح پہ محفوظ
اے جس کی قیادت شرفِ نوکِ قلم ہو

دل ان کی محبت سے ہو سرشار تو عابد
آہنگِ غزل، زمزمۂ نعت میں ضم ہو

سید کاشف گیلانی

میں نہیں ڈرتا

کسی ظالم کے جبرِ ناروا سے میں نہیں ڈرتا
کسی بھی ظلم سے جورو جفا سے میں نہیں ڈرتا

ڈرانا چاہتے ہو تم مجھے دارو رسن سے کیوں
خدا راضی ہو جس پر اس قضا سے میں نہیں ڈرتا

کوئی انجام ہو بخیئے تمہارے میں ادھیڑوں گا
سزا دو شوق سے ہرگز سزا سے میں نہیں ڈرتا

خدا کو علم ہے دھوکے دیئے تم نے بہت ہم کو
کسی خائن کی آہِ نا رسا سے میں نہیں ڈرتا

ترے لطف و عطا سے خوف آتا ہے مجھے حضرت
تری ناراضگی سے بدعا سے میں نہیں ڈرتا

ہوئے ہیں جبہ و دستار رُسوا اک ترے دم سے
خدا شاہد ترے مکر و ریا سے میں نہیں ڈرتا

خدا کی ذات کو خود سے ڈرانا خوب آتا ہے
ہر اک جابر سمجھتا ہے خدا سے میں نہیں ڈرتا

ہوا ہوں جب سے پیدا اس قدر دشواریاں دیکھیں
کسی بھی درد و غم رنج و بلا سے میں نہیں ڈرتا

تمہاری ذلتوں کی ابتدا بھی خوب ہے لیکن
تمہاری ذلتوں کی انتہا سے میں نہیں ڈرتا

میں ہوں احرار کاشف مجھ پر قدرت کا کرم یہ ہے
کسی بھی آشنا نا آشنا سے میں نہیں ڈرتا